السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس عمارت میں میری رہائش ایک شخص رہتا ہے جو کبھی داڑھی رکھ لیتا ہے کبھی مونڈ دیتا ہے ،جھوٹ بولتا ہے ، والدین کی نافرمانی کرتا ہے اور دین اسلام کو برا بھلا کہتا ہے ، حقیقت یہ ہے کہ اس میںمنافقوں کی بہت سے علامتیں موجود ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ یہ ایک بار اس نے میری موجودگی میں دس منٹ میں سات آٹھ بار دین کو گالی دی ۔ کیا ایسے شخص کو سلام کیا جا سکتا ہے حالانکہ میرے دل میں اس سے شدید نفرت ہے ؟ اگر وہ سلام کرے تو کیا میں جواب دوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کو گالی دینا (نعوذ باللہ) صریح کفر ہے ۔ جیسے کہ قرآن مجید اور اجماع امت سے ثابت ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ٦٦ ... التوبة

‘‘کیا تم اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے ؟ معذرت نہ کرو، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔’’

اس مفہوم کی اور بھی آیت کریمہ موجود ہیں ۔ اسے نصیحت کرنا اور اس برائی سے روکنا ضروری ہے ۔ اگر وہ نصیحت قبول کر لے تو الحمد للہ، ورنہ ایسے شخص کو سلام کرنا بالکل جائز نہیں ۔ اگر وہ سلام کرے تو جواب نہ دیا جائے ، اس کی دعوت قبول نہ کی جائے ۔ اس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے حتیٰ کہ وہ توبہ کر لے یا مسلمان حاکم اسے سزائے موت دے دے ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

(مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ) (صحیح بخاری ، مسند احمد/ ۲، ۵/ ۲۳۱، سنن ترمذی ، سنن ابی داود، سنن النسائی ابن ماجہ)

‘‘جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کردو’’

اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی کتاب ‘‘صحیح ’’میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے ۔ بلاشبہ مسلمان کہلانے والا شخص جب دین کو گالی دے تو اس نے اپنا دین بدل لیا ۔

(صحیح بخاري، کتاب الجهاد والسیر، ب : ۱۴۹ ح ۳۰۱۷، سنن ابی داوٗد کتاب الحدود ٗ باب الحکم فیمن ارتد ح ۴۳۵۱۔ جامع ترمذي ح ۱۴۵۸)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ